کسی کے گھر جانا ہو، تو بغیر اجازت لئے ہر گز مت جاؤ

ملاقات کے آداب و احکام

اور

چند ضروری باتیں

ترتیب

عطاء الرحمٰن قاسمی عفا اللہ عنہ
مفتی دارالافتاء و محکمۂ قضاء محلہ قاضی سہارنپور

تصدیق و نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی مجد القدوس صاحب خبیب رومی مدظلہ العالی
مفتی اعظم مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

ناشر

دارالافتاء و محکمۂ قضاء محلہ قاضی سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم. امابعد

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو ہر منزل پر انسانوں کے لئے اپنے اندر واضح ہدایات رکھتا ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ اور کوئی مرحلہ ایسا نہیں جس کے لئے مذہب اسلام میں صاف ہدایت ورہنمائی موجود نہ ہو۔ امیر، غریب، شہری، دیہاتی، بڑے، چھوٹے، سبھی کے لئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ کسی سے ملنا ملانا، گھروں میں آنا جانا دوسروں سے ملاقات کرنا ان تمام باتوں کے بھی آداب اوران کے مفصل احکام شریعت میں مذکور ہیں۔ اگر ہم بظاہر معمولی سمجھی جانے والی ان باتوں کو اپنی زندگی میں داخل کرلیں تو ہماری بے ضابطگیوں سے جو اذیت دوسروں کو پہنچتی ہے وہ ہرگز نہ پہنچے۔ کہیں آنے جانے اور کسی سے ملاقات کرنے کے سلسلہ میں اسلام نے ضروری ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے ملاقات کرنا چاہتا ہو تو اچانک اور بے دھڑک اس کے پاس اس طرح نہ جائے کہ وہ شخص وحشت وحیرانی کا شکار ہو جائے۔ ایسی حرکت کو شائستہ اور مہذب انسان پسند نہیں کرتے قرآن کریم میں ہے یاایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا، اے ایمان والو اتم دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلو۔ اجنبی اور غیر کی بات تو بہت دور کی ہے، بغیر اجازت گھر میں داخل ہونے کی اجازت تو قریبی رشتہ دار کو بھی نہیں۔ ایسی حرکت کو شریعت نے جاہلیت کا طریقہ اور بدتہذیبی کا مظاہرہ قرار دیا ہے۔ کوئی شخص کسی سے بھی ملاقات کے لئے جائے گا تو جب وہ اجازت لے کر شائستہ انسان کی طرح ملے گا، تو مخاطب بھی اس کی بات توجہ اور قدرومنزلت سے سنے گا ۔اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہے تو اس کو پورا کرنے کا داعیہ اس کے دل میں

پیدا ہوگا۔اس کے برخلاف اگر کوئی اطلاع اور اجازت کے بغیر اچانک پہنچے گا،تو صاحب خانہ اس کو بلائے ناگہانی سمجھ کر دفع الوقتی سے کام لے گا۔اگر خیر خواہی کا داعیہ ہوا بھی تو وہ مضمحل ہوجائے گا۔اور آنے والے کو ایذائے مسلم کا گناہ الگ ہوگا۔بعض اوقات انسان اپنے گھر میں کسی ایسے کام میں مشغول ہوتا ہے کہ نہ اس کو موخر کیا جاسکتا ہے نہ درمیان میں ادھورا چھوڑا جاسکتا ہے، ایسی حالت میں اچانک کسی کا ملاقات کے لئے آنا طبیعت پر گراں اور شاق گذرتا ہے۔اور طبیعت میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ کسی کے بھی پاس جانے سے قبل فون سے اپنے آنے کی اطلاع دیدی جائے اور مخاطب کی سہولت کا خیال کر کے ایسے وقت ملا جائے جو ملاقات کے لئے مخصوص ہو اور زیادہ مشغولی کا نہ ہو،تا کہ اس کے کام اور آرام میں خلل نہ ہو۔اور اگر وہ صاحب (جن کے پاس ہم جانا چاہتے ہیں) زیادہ مصروف ومشغول ہیں ،کہ ان پر خانگی ذمہ داریوں کے ساتھ معاشرتی امور کا بار بھی ہے اور وہ ملی واجتماعی ذمہ داریوں میں گھرے ہوئے ہیں،تو فون کے ذریعہ اپنی آمد کی اطلاع اور ان سے حاضری کی اجازت لینا واجب اور ضروری ہے۔

بعض حضرات جس وقت چاہتے ہیں بغیر کسی اطلاع کے دوسروں کے پاس چلے جاتے ہیں نہ ان کے آرام کا وقت دیکھتے ہیں نہ طعام کا،اور یہ توقع لیکر جاتے ہیں کہ مخاطب اپنے تمام ضروری کام بالائے طاق رکھ کر فوری طور پر ہمارے کام کی انجام دہی میں لگ جائے ،یہ خیال نہایت ناقص وطفلانہ تصور ہے۔ملاقات کے جو اصول شریعت نے مقرر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرہ کو ایک مثالی معاشرہ بنا سکتے ہیں۔جس میں ان شاء اللہ طرفین کو راحت وآرام اور سکون وچین ہی ہوگا۔قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں لفظ تستأنسوا اگرچہ اجازت لینے کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے مگر یہ اس لفظ کے حقیقی معنیٰ نہیں ہیں اس کے اصل معنیٰ ہیں انس حاصل کرنا، دوسرے کو اپنے سے مانوس کرنا یعنی اپنا تعارف کرا کر صاحب خانہ سے اس طور پر اجازت حاصل کرنا کہ مخاطب آنے والے کو

پہچان لے۔ دروازہ پر کھڑے ہوکر اس قدر زور سے آواز نہ لگائی جائے یا اتنی زور سے دستک نہ دی جائے کہ اہل خانہ پر وحشت طاری ہوجائے اور کسی ہنگامی حالت کا اظہار ہوحضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے ناخنوں سے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔ اگر دروازہ پر گھنٹی ہے تو ایک مرتبہ بجا کر جواب کا انتظار کیا جائے۔ گھنٹی کو مسلسل اور لگاتار بجانا اہل خانہ کو تشویش میں مبتلا کرنا ہے جو بلاشبہ بے ادبی وبدتہذیبی ہے۔ اندر کارڈ بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع دینا بھی مناسب ہے۔ کارڈ پر آنے والے کا نام وپتہ لکھا ہوا ہوتا ہے، اور اجازت دینے والے کو، آنے والے کا تعارف اپنی جگہ بیٹھے بٹھائے بغیر کسی تکلیف وتکلف کے حاصل ہوجاتا ہے۔ اپنے آنے کی اطلاع دینے کا مرحلہ مکمل ہوجانے کے بعد اب صاحب خانہ کو اختیار ہے کہ آنے والے سے ملاقات کرنا صاحب خانہ کی مصلحت کے خلاف نہ ہو تو ملاقات کرے، ورنہ معذرت کردے۔ اور دوسرے وقت آنے کیلئے کہدے۔

کسی کے دروازے پر جاکر کسی شخص نے اپنے آنے کی اطلاع کی اور اندر سے کوئی جواب نہیں آیا، تو سنت طریقہ یہ ہے کہ دوبارہ اطلاع کرے پھر بھی جواب نہ آئے تو تیسری مرتبہ اطلاع کرے پھر بھی کوئی جواب نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہئے۔ جواب کے انتظار میں کھڑا نہیں رہنا چاہئے۔ ممکن ہے صاحب خانہ آرام میں ہو، یا نماز میں ہو، یا بیت الخلاء وغسل خانہ وغیرہ میں ہو، یا اور کسی ضروری کام میں مشغول ہو یا اس وقت ملنا اس کو منظور نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین مرتبہ اطلاع کرنے کے بعد بھی اگر اندر سے کوئی جواب نہ ملے تو واپس ہوجاؤ۔ دستک وغیرہ کے ذریعہ سے اطلاع کی کوشش تین مرتبہ کرنے کے بعد اگر کوئی جواب نہ آئے تو وہیں جم کر بیٹھ جانا صاحب خانہ کیلئے موجب ایذاء ہے، اسلام نے اس کو پسند نہیں کیا۔ کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ صاحب خانہ کو ملاقات کیلئے مجبور کرے یا اس کے دروازے پر ٹھہر کر اسے تنگ کرنے کی کوشش

کرے۔ اگر صاحب خانہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت سے اس وقت ملنے سے انکار کردے یا اندر سے کوئی جواب ہی نہ آئے تو ہم کو یہ ناگوار نہ گذرنا چاہئے اور نہ برا ماننا چاہئے۔ کبیدگی اور کشیدگی کی کوئی ضرورت نہیں، بلا تکدر اور بغیر ناراضگی کے واپس ہوجانا چاہئے، یہ طریقہ بہت مناسب اور بہتر ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے حالات ہر وقت یکساں نہیں رہتے بعض اوقات انسان مشغول ہوتا ہے باہر بھی نہیں آسکتا، نہ کوئی ایسا آدمی ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے اطلاع کرادے کہ اس وقت ملاقات سے معاف رکھا جائے، اسلئے آنے والے کو واپس ہوجانا ہی بہتر ہے۔

شریعت اسلامیہ نے حسن معاشرت کے آداب سکھانے کے ساتھ سب کو ایذاء وتکلیف سے بچانے کا دوطرفہ معتدل نظام قائم کیا ہے، جس طرح قرآن پاک میں ملاقات کے لئے آنے والے کو یہ ہدایت دی گئی ہے جس کے پاس ملنے کے لئے جارہے ہیں اس نے ملنے کے لئے جو اوقات مقرر کر رکھے ہیں اسی وقت جا کر ملیں، بلا کسی شدید ضرورت کے غیر وقت نہ پہونچ جائیں۔ ہر کام کا ایک نظام الاوقات ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ کی طرف سے ملنے کی خواہش اور اپنے آنے کی اطلاع کرنے پر آپ کو اندر سے جواب نہ ملے یا یہ کہدیا جائے کہ اس وقت ملاقات نہیں ہوسکتی تو صاحب خانہ اور اس بات کے کہنے والے کو معذور سمجھو، اور خوش دلی سے لوٹ جاؤ، نہ برا مانو، نہ ناگواری محسوس کرو۔ اسی طرح شریعت میں صاحب خانہ کو بھی ہدایت دی گئی ہے، حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ سے ملاقات کرنے والے کا بھی آپ پر حق ہے ان لزورک علیک حقاً لہٰذا باہر آکر اس سے ملاقات کرو، اس کی بات سنو، اس کا اکرام کرو، وہ آپ کا مہمان ہے۔ اگر اس کی کوئی ضرورت آپ سے وابستہ ہے اور آپ اس کو پورا کرسکتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کی سعی کریں، ورنہ خوش اسلوبی سے سمجھادیں کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ نے آپ

کوعزت ومرتبہ، اورعہدہ ومنصب عطا کیا ہے جس کی وجہ سے عوام وخواص آپ کے پاس آتے ہیں یہ سب باری تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ کوئی بلاضرورت کسی کے پاس نہیں جاتا، صاحب خانہ کو بلا کسی شدید مجبوری اور معقول عذر کے ملاقات سے انکار نہ کرنا چاہئے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سب کا حال بالکل کھلا ہوا ہے وہ جانتا ہے کہ صاحب خانہ کا ملاقات نہ کرنے کا عذر معقول ہے یا غیر معقول۔

خلاصۂ کلام یہ کہ.....

(۱) اگر آپ کسی کے یہاں جائیں تو ضروری ہے کہ پہلے فون کے ذریعہ اس سے اجازت لے لیں۔

(۲) اس کے گھر پر جا کر دستک دینا ہو تو اسلامی طریقہ کو ملحوظ رکھیں۔

(۳) اگر دستک دینے پر اندر سے کوئی جواب نہ آئے دوسری، تیسری مرتبہ پھر دستک دیں پھر بھی کوئی جواب نہ آئے تو سمجھ لیں کہ اس وقت ملاقات کا موقع نہیں ہے، کوئی عذر ہے، لہٰذا واپس ہو جائیں اور ہرگز برا نہ مانیں۔

(۴) اپنے آنے کی اطلاع یا دستک دیتے وقت آڑ میں کھڑے ہوں ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ اندر سے آمنا سامنا ہو۔

(۵) اندر جھانکنا معیوب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔

(٦) ملنے پر صاحب خانہ کو مجبور نہیں کرنا چاہئے۔

(۷) خود اپنے مکان میں بھی سلام کر کے اور پکار کے جائیں، گھر میں پہونچ کر گھر کے افراد کو پھر سلام کریں۔

(۸) اگر اندر سے پوچھا جائے کہ کون ہے تو اپنا پورا نام بتائیں یہ نہ کہیں کہ ’’ میں ہوں‘‘۔

(۹) کھانے، ناشتہ کے وقت کسی کے یہاں نہ جائیں اگر کسی ضرورت سے ایسے وقت جانا پڑ جائے تو فارغ ہو کر جائیں۔

(۱۰) اگر کسی دوسرے شہر میں کسی کے یہاں جانا ہو تو پہلے سے اطلاع کر دیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت کسی کے یہاں بغیر اطلاع پہونچنے سے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔

(۱۱) جب آپ اندر داخل ہوں تو سلام کریں، مصافحہ یا معانقہ کے لئے آگے بڑھنا صاحب مکان کا کام ہے اگر وہ آگے نہیں بڑھتا یا کسی کام میں مصروف ہے تو اس کی مصروفیت میں خلل نہ ڈالیں۔

(۱۲) مجلس درس، مجلس وعظ یا مسجد میں جائیں جہاں لوگ نوافل، تسبیح، وظیفہ وغیرہ میں مشغول ہوں تو زور سے سلام نہ کریں۔ اگر کسی کو مخاطب یا اپنی طرف متوجہ دیکھیں تو اس کو آہستہ سے سلام کرلیں۔

(۱۳) اندر داخل ہوکر سب سے نمایاں جگہ نہ بیٹھیں، صاحب مکان کی نشست پر بھی نہ بیٹھیں، یہ مالک مکان کا کام ہے کہ آپ کو اپنی جگہ بٹھائے یا آپ کے بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ تجویز کرے۔

(۱۴) اگر آپ کو کھانے کی کوئی چیز پیش کی جائے تو اس کو کسی دوسرے کو نہ دیں۔

(۱۵) قرآن پاک میں مردوں اور عورتوں کے لئے ہدایت ہے کہ نظر نیچی رکھیں اس حکم پر ہر جگہ عمل کریں، کسی کے یہاں پہونچ کر ہر طرف نظر نہ دوڑائیں۔

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقع پر متانت وسنجیدگی کی ہدایت فرمائی ہے، کسی کے یہاں جائیں تو گفتگو میں نرمی، انداز میں سنجیدگی ہو، بغیر اجازت کسی چیز کو نہ چھوئیں، نہ للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھیں۔

(۱۷) زیادہ دیر تک نہ بیٹھیں نہ بات چیت طویل کریں، جب کام ہوجائے تو فوراً اجازت لے کر واپس ہوجائیں۔

(۱۸) جس سے زیادہ بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کے حالات معلوم نہ کریں۔

(۱۹) رات میں اپنے ہی گھر دیر سے آنا ہو تو سونے والوں کا خیال رکھیں، حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے گھر میں تشریف لاتے تو اتنی آہستہ سے سلام کرتے کہ اگر اہل خانہ (یا مہمان وغیرہ، اگر ہوتے تو وہ) جاگتے ہوں تو سن لیں اور سوتے ہوں تو ان کی آنکھ نہ کھل جائے۔

(۲۰) ایسے دو شخصوں کے درمیان جو قصداً پاس پاس بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں جا کر بغیر اجازت کے بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

(۲۱) عیادت میں مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھیں، بعض اوقات کسی کے بیٹھنے سے مریض کو کروٹ بدلنے یا پاؤں پھیلانے یا بات چیت کرنے میں تکلف ہوتا ہے۔

(۲۲) جو سفر کی تیاری میں مشغول ہو اس کے پاس بے وقت ملنے نہ جائیں یا اس سے اتنی دیر باتیں نہ کریں کہ وہ تنگ ہو جائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

(۲۳) کسی کے پاس بیٹھنا ہو تو اس قدر مل کر نہ بیٹھیں کہ اس کا دل گھبرا جائے اور نہ اس قدر فاصلے سے بیٹھیں کہ بات چیت کرنے میں تکلف ہو۔

(۲۴) اگر کسی مجلس میں کوئی خاص گفتگو ہو رہی ہو تو نئے آنے والے کو چاہئے کہ خواہ مخواہ سلام کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کر کے سلسلہ گفتگو میں مزاحم نہ ہو، بلکہ خاموشی سے بیٹھ جائے، پھر بعد میں سلام وغیرہ کر لے۔

(۲۵) بچوں اور شاگردوں اور اپنے ماتحتوں کی تربیت اسلامی طریقہ پر ہونی چاہئے تا کہ شروع ہی سے ان کو ان باتوں کی عادت پڑ جائے۔ فقط

عطاء الرحمٰن عفا اللہ عنہ

دار الافتاء و محکمۂ قضاء محلہ قاضی سہارنپور

۳ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

9997-178-786